السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مساجد کو سیاسی، انتظامی اور فوجی مقاصد کےلیے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد صرف نماز کی ادائیگی کےلیے نہیں بلکہ مسلمانوں کے طرزِ زندگی میں مسجد کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور زندگی کے جملہ پہلوؤں کے ساتھ اس کا گہرا رابطہ ہے۔ مسجد ہی مرکزِ ملت ہے۔ غلط فہمیاں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب سیاست کو دین سے الگ سمجھا جانے لگے۔ یعنی سیاسی اُمور میں دین و شریعت سے راہنمائی نہ لی جائے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سیاست کا فریضہ تو انبیاء علیہم السلام ادا کرتے رہے ہیں۔ انسا ئیکلوپیڈیا کے مقالہ نگار کے بقول:

The Religion and politics could not be separated. Same individual was ruler and chief administrator in the two fields, and the same building, the Mosque was the centre of gravity for both, politics and religion.

''دین کو سیاست سے جدا نہیں کیا جاسکتا، دونوں شعبوں میں ایک ہی فرد حکمران اور ناظم اعلیٰ ہوتا، ایک ہی عمارت مسجد سیاست اور مذہب کی ضروریات کا مرکز ہوتی۔''

علامہ اقبال کہتے ہیں

جدا ہو دیں سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیاسی گفتگو اور معاہدات مساجد میں کرتے، نیز کسی اہم سیاسی امر کی طرف توجہ دلانا ہوتی تو بھی مسجد ہی میں خطبہ دیتے۔ خلیفہ اول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ مسجد ہی میں دیا تھا۔ ان کے بعد کے حکمران بھی اسی نہج پر چلتے رہے۔ ان کے یہ خطبے ان کے سیاسی طرزِ عمل کے آئینہ دار ہوتے تھے۔ لہذا وہ حکمران طبقہ ہوش کے ناخن لے جو بڑھکیں مارتا ہے کہ مساجد کو سیاسی مقاصد کےلیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی! وہ جانتے ہیں کہ ان کے سیکولرازم کے خلاف آواز مساجد ہی سے اٹھتی ہے اور انہیں ایسے ''علماء و مشائخ'' درکار ہیں جنہوں نے مساجد کا منہ بھی نہ دیکھا ہو، تاکہ ان کی "اتاترکی" کی حمایت کےلیے ہاں میں ہاں ملانے والا کوئی تو ہو!

حکمران ''مقتیان''کو کم از کم علم ہونا چاہیے کہ ہمارے ہادی و مرشد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تقسیم غنائم اور وفود سے سرکاری ملاقاتیں مسجد میں ہی ہوتی تھیں اور سفراء کو مسجد ہی میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ غزوات و سرایا اور مہم جوئی کےلیے چندہ یہیں اکٹھا کیا جاتا تھا (کہ جسے معین الدین حیدر ''بھتہ'' وصول کرنا کہتے ہیں۔) مسلمانوں کے عہدِ زریں میں یہی حیثیت برقرار رہی۔ خلفائے راشدین مسجد ہی سے عساکر (فوجی دستے) روانہ کرتے تھے اور یہیں پر عسکری مجالس کا انعقاد ہوتا تھا۔ گویا مسجد پارلیمنٹ ہاؤس اور جنرل ہیڈکوارٹر (G.H.Q) کے طور پر بھی مستعمل تھی۔ لہذا وزیرِ داخلہ دینی اُمور میں دخل اندازی سے گریز کریں اور اپنی بھڑک "مسجد کو سیاسی مقاصد کےلیے استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی" پر نظرِ ثانی کریں۔

عہدِ نبوی میں مسجد معسکر (Military Training Center) کے طور پر بھی استعمال ہوتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ (اسلحہ کی مشق کر رہے تھے۔)

(بخاري، الصلوة، اصحاب الحراب في المسجد، ح: 454)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(والحبشة يلعبون بحرابهم) (ایضا، ح: 455)

''اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔''

نوٹ: ایک 'شیخ الاسلام' حبشیوں کے اس کھیل سے رقص کی دلیل لیتے ہیں! حالانکہ وہ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ جہادی اور عسکری تربیت کی مشق کر رہے تھے۔ یہ غلط استدلال کرنے والے اگر کسی اور کی نہیں مانتے تو کم از کم سید علی ہجویری کی ہی بات مان لیں جنہوں نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں رقص (Dance) کو حرام قرار دیا ہے۔)

اسلحے کو سترے کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکزلہ الحربۃ فیصلی الیہا (بخاري، الصلاۃ، الصلاۃ الی الحربۃ، ح : 498

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برچھا گاڑا جاتا آپ اس کی طرف نماز پڑھتے ۔''

مسجد نبوی میں بعض قیدیوں کو بھی باندھا جاتا تھا ۔

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے وہ بنی خلیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کا نام ثُمامہ بن اُثال تھا ۔ اسے لا کر مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا ۔'' (بخاري، الصلاۃ، دخول المشرک المسجد، ح : 469)

تنازعات اور مقدمات کے فیصلہ جات بھی مسجد میں کردیے جاتے ۔ بعض احادیث اس امر پر دلالت کرتی ہیں ۔

(دیکھیے بخاري، الصلاۃ، التقاضی والملازمۃ فی المسجد، ح : 457، الخصومات، التوثق ممن تخشی معرتہ، ح : 2422)

بنی مخزوم کی فاطمہ نامی عورت، جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا، کا فیصلہ بھی مسجد میں ہی ہوا تھا ۔ اس طرح مسجد کا استعمال عدالت کے طور پر بھی تھا ۔ عہد نبوی میں مسجد نبوی "سپریم کورٹ" بھی تھی ۔

بوقتِ ضرورت مریضوں کے خیمے بھی مسجد میں لگائے جاتے تھے ۔ ان کی دیکھ بھال اور ادویات کی فراہمی وہیں پر ہو جاتی تھی ۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوہ خندق میں ہفت اندام کی رگ (جس کی فصد سے سر، سینہ، پشت اور پاؤں کا خون نکلتا ہے) میں زخم لگا:

(فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد" (بخاري، الصلاۃ، الخیمۃ فی المسجد للمرضی وغیرھم، ح : 463

''تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا ۔''

اس حدیث کو شرح میں مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ذی قعدہ 4ھ میں جنگِ خندق میں ابن عرفہ نامی ایک کافر کے تیر سے زخمی ہوگئے تھے جو جان لیوا ثابت ہوا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی ضرورت کے تحت ان کا خیمہ مسجد ہی میں لگوا دیا تھا ۔ جنگی حالات میں ایسے اُمور پیش آ جاتے ہیں اور ان ملی مقاصد کے لیے مساجد تک کو استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

مسجد کے احکام و مسائل، صفحہ:341

محدث فتویٰ